السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے ہاں خدا تعالیٰ نے بچہ دیا ہے جس کے پلید بال اب تک نہیں اتروائے کیوں؟ ہمارے قبیلہ میں رسم (رواج) ہے ایک مزار ہے جس کا نام بابا شدی شہید ہے وہ پلید بال کچھ وہاں کاٹنے ہیں کچھ دوسرے مزار پر جس کا نام پیر پہاڑ بادشاہ ہے کچھ وہاں کاٹنے ہیں اور کچھ گھر آکر۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ہر جگہ بکرے بھی ذبح کرنے ہیں اب اس موضوع پر میرا جھگڑا چل رہا ہے حتی کہ ایک دن ہم دونوں بھائی لڑ پڑے اب اگر قرآن وسنت (میرے علم) کے مطابق میرے بچے کے زیادہ حق دار میرے والد محترم ہیں دوسری طرف میرے والد صاحب بدعات تو درکنار شرک کی طرف مائل کر رہے ہیں اسلام بھی اس چیز کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ صاحب امر کی اطاعت کرو؟ مگر قرآن وسنت کی حد تک اس لیے ازراہ کرم (بذریعہ) مطابق قرآن وسنت میری راہنمائی فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔ مزید میں نے روزنامہ "نوائے وقت" (راولپنڈی/اسلام آباد 19 اگست 1997ء کے صفحہ نمبر 8 پر دو جواب پڑھے ہیں جو میری سمجھ سے باہر ہیں جواب دینے والے مولانا قاضی عبدالهادی رسمی صاحب ہیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ کو چاہیے تھا اپنے نومولود بچے کے بال ساتویں روز اتار دیتے سنت طریقہ یہی ہے مزاروں کے چکروں میں مت پڑیں یہ شدید ترین جرم ہے والد تک کی بات کو اس سلسلہ میں ٹھکرا دیں۔

«لاطاعة لمخلوق في معصية الخالق»

بچہ کے بارے میں آپ کو ہی احقیت حاصل ہے اور روز جزا ذمہ داری آپ پر عائد ہوتی ہے والد صاحب، کی ہدایت کے لیے کوشاں رہیں شاید کہ سیدھی راہ میسر آجائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص779

محدث فتویٰ